Lesson 7: Al-A'araaf (Ayaat 138- 153): Day 27

. . .

سُوْرَةُ الأعرَات كي تفسير

سبق کاخلاصہ؛ ہم نے بچھلے سبق میں پڑھاتھا کہ موسیٰ کی نبوت کے دوبڑے مقاصد تھے۔

پہلا بنی اسر ائیلیوں کو فرعون کی غلامی سے آزاد کروانا۔ پیچھلے سبق میں بیہ مشن مکمل ہو گیا۔ فرعون اینے گروپ سمیت یانی میں غرق ہو گیا۔

دوسرامشن اللہ کے دین کونافذ کرنا۔ یہ مشن آج کے سبق سے شروع ہو گا۔ ہم دیکھیں گے کہ بنی اسرائیل کو آزادی ملی تو کیاوہ اللہ کے شکر گزار بندے بن گئے؟ جب کوئی قوم مشرک معاشرے میں لمبے عرصے تک غلامی کی زندگی گزارے تواُس پر کیابُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اور جب مسلمان غیر وں کے /غیر مسلموں کے طریقوں پر چلے تواُس سے بچانے کا طریقہ کیاہے؟

کیاانسان اللہ سبحان و تعالیٰ کا دیدار کر سکتاہے؟

سبیل الرشد اور سبیل الغیر کیاہیں؟ کیسے ایک گناہوں پر چلنے والے ہدایت کے راستے پر آ جاتے ہیں۔ مثال فرعون کے دَور کے جادو گر۔ اور کیسے بظاہر ایک ہدایت پر شخص گمر اہی میں گر جاتا ہے۔ شرک پر بھی تفصیل سے بات ہو گی۔

اَب جب فرعون ڈوب گیااور بنی اسر ائیل خیریت سے دریا عبور کرکے دوسری طرف پہنچ گئے تو؛
وَجَاوَزُنَا بِبَنِیۡ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَا تَوُا عَلَی قَوْمِ یَّعُکُفُونَ عَلَی اَصْنَامِ لَّهُمُ ۚ قَالُوْا یٰمُوسَی اَجْعَلُ لَّنَاۤ اللّهَا کَمَا لَهُمُ اللّهِمُ اللّهِمُ اللّهُمُ اللّهُمُ اللّهُمُ اللّهُمُ اللّهُمُ اللّهَمُ اللّهُمُ اللّهُ اللّهُمُ اللّهُمُ اللّهُمُ اللّهُمُ اللّهُمُ اللّهُ اللّهُمُ اللّهُ اللّهُمُ ال

کچھ لوگ کہتے ہیں یہ بحیرہ احمر تھا۔ جسے ہم Red Ocean کہتے ہیں۔ یہ مصر کے کنار سے پر ہے۔ وَجَاوَزُنَا : یعنی پاراُ تارنا۔ یَّعُکُفُونَ: ع ک ف۔ پوری کیسوئی سے بیٹھنا۔ اعتکاف۔ بعض مذاہب میں یو گایاسی طرح کی چیزیں ہیں جس میں وہ اپنی خاص عبادت بُت کے سامنے ایسے بیٹھ کر کرتے ہیں۔ چوکڑی مار کر بیٹھتے ہیں۔ بُت کے سامنے فوکس ہو کر بیٹھتے ہیں۔

مسلمان اللہ کے لئے اپنی عبادت میں فو کس ہیں؟ اپنی عبادت کا جائزہ لیں۔

ڈاکٹر کرش نے ہندوعبادت کا فلسفہ یوں بیان کیاہے ؛ بُت کوسامنے رکھ کریہ صرف اپنی توجہ کو فوکس کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ کیونکہ اگر بت یا تصویر سامنے نہیں ہوگا تو توجہ بھٹک جائے گی۔ یعنی اُن کو خیال ہے کہ عبادت تو اللہ کی کرتے ہیں لیکن توجہ رکھنے کے لئے بت سامنے رکھتے ہیں۔ وہ یہی کہتا تھا کہ خدا کے تصور کے لئے سامنے مجسم شکل ہونی چا مئیے۔ یہ غلط عقیدہ ہے۔

علامہ اقبالُ کا ایک شعرہے؛

خو گرِ پیکرِ محسوس تھی انسان کی نظر ۔ مانتا پھر کوئی اَن دیکھے خدا کو کیو نکر؟

اگریہ سچ ہو تاتو پھریومنون بالغیب کیسے ہو تا؟اللہ خود کو کوئی مجسم روپ دے لیتا۔

جب کوئی سکون سے بیٹھ کر فوکس ہو کر عبادت کر تاہے تواس سے لوگ متاثر تو ہوتے ہیں۔

آپ فوسٹر ہو کر نماز پڑھیں تو دیکھنے والے کہتے ہیں کہ آپ کی عبادت میں بہت سکون تھا۔ یا قر آن کلاس میں توجہ سے سُنیں تو بھی ایک متاثر کن کیفیت ہوتی ہے۔

اگر عبادت میں انچپل کو دہو، ناچ گانے ہوں توسکون تو نہیں ہو گا۔ عبادت کا خشوع ختم ہو تاہے۔ یامگوئشی: پھر آپ بید دیکھیں کہ موسی کو مخاطب کیسے کر رہے ہیں نام لے کر۔ قر آن میں بھی اللہ کے بی گویا نبی کہہ کر مخاطب کیا گیاہے یا محمہ مہیں حالانکہ بعض انبیا کر ام کانام لے کر مخاطب کیا گیاہے۔ صحابہ کر ام بھی یار سول اللہ کہہ کر مخاطب کیا کر مخاطب کیا کرتے ہتے۔ بعض مسلمان بھی یا محمہ کر بلاتے ہیں۔ اور اپنے خیال میں محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ جاہل قومیں نبیوں کے نام لیتی ہیں۔ ہم نے اللہ کے نبی گانام احتر ام سے لینا ہے۔ اے موسی ہمیں بھی ایک ایسامعبود بنادے جیسے ان کے معبود ہیں فرمایا بے شک تم لوگ جاہل ہو!

الیی جاہل قوم کہ اللہ نے انہیں غلامی سے نکالا اور یہ اپنے لئے کوئی اور خد ابنانا چاہتے ہیں۔ سوچیں موسیؓ کے دِل پر کیا گزری ہوگی؟

إِنَّ هَٰوُلَّاءِ مُتَّبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبلطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٩﴾

یہ لوگ جس چیز میں لگے ہوئے ہیں وہ تباہ ہونے والی ہے اور جو وہ کر رہے ہیں وہ غلط ہے (۱۳۹)

مشر کانہ کلچر میں ظاہری خوبصورتی ہوتی ہے۔ مشرک لوگ شغل میلا، ناچ گانا کرتے ہیں۔

ا یک بندہ خاموشی سے سادگی سے کیسو ہو کر اللہ کی عبادت کر تاہے،۔ نماز پڑھتا ہے۔ دوسری طرف ایسی فلمیں اور ایسے رسم ورواج ہوں۔لوگ ظاہری چیزوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

کسی نے افسوس کے ساتھ بیہ بات کہی تھی کہ ہم مسلمانوں نے دین کی تبلیغ کر کے اسلام کا پیغام لوگوں تک نہیں پہنچایا جتنا مشرک لوگوں نے فلمیں دکھا کر پہنچادیا ہے۔ بیہ دیوالی، راکھی بند ھن اور رادھا کرشا کی کہانیاں اور آگ کے گرد بھیرے لگاناہم تک کیسے پہنچاہے؟

یہ خاموش وارہے۔اسی لئے لوگوں کو اسلام رو کھا پھیکا لگتاہے۔ پھر لوگوں نے کیا کیا؟ کہ ہم بھی اگر بتیاں اور خوشبواور لا ئٹیں اور جلوس کر لیتے ہیں۔تم بھی اسلام کی طرف آؤتو سہی۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ جب تک بچپر ماں کا دودھ پیتا ہے۔اُس کو خالص غذا ملتی ہے۔ پھر جب بچپر اگر دو سری منیٹھی چیزیں کھانے لگے، دو سرے شربت اور جوس پینے لگتاہے تو ماں کا دودھ کیسے اچھا لگے گا؟

بہت سارے لو گوں کو قر آن کیسے اچھا گئے؟ اُن کی زبان کو کوئی اور چسکہ لگا ہؤاہے۔ کان موسیقی سنتے ہیں۔ تو تلاوت کی طرف نہیں آتے۔ انہیں دین بو حجل لگتاہے۔

مُتَابَّرٌ: ت ب ر ـ بیتیاں ـ جیوٹی بنتیاں ـ باریک ذر ہے ـ بے حقیقت چیز ـ ختم ہونے والی ـ

یہ شرک ختم ہونے والاہے۔ کوئی حیثیت نہیں۔ یہ غلط بات ہے۔اس طرف نہ جاؤ۔

قَالَ اَغَيْرَ اللهِ اَبْغِيْكُمْ اللهَا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَلْمِيْنَ ﴿١٣٠﴾

کہا کیااللہ کے سواتمہارے لیے اور معبود بنادوں حالا نکہ اس نے تمہیں سارے جہاں پر فضیلت دی ہے(۱۴۰)

مسلمان یہ جملہ یاد کرلیں۔ اللہ نے مسلمانوں کو تمام جہان والوں پر فضیلت دی ہے۔ ہم نے کسی اور طرف نہیں جانا۔ دین کے لئے سنجیدگی صرف قسمت والوں کو ملتی ہے۔ ہمارامعبود صرف اللہ ہے ہم نے کسی اور طرف نہیں جانا۔

الله تعالی بنی اسر ائیل کواپنے احسان یاد کر وارہے ہیں۔

وَإِذُ اَنْجَيْنَكُمْ مِّنَ الِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوّءَ الْعَنَابِ أَيْقَتِّلُوْنَ اَبُنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ أُوفِيَ ذَٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنُ سَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿١٥١﴾ اور ياد كروجب ہم نے تنہيں فرعون والوں سے نجات دی جو تنہيں براعذاب ديتے تھے تنہارے بيٹوں كومار ڈالتے تھے اور تنہاری عور توں كو زندہ ركھتے تھے اور اس میں تنہارے رب كابڑا احسان تھا (١٣١) دود فعہ اس بات کا ذِکر پہلے بھی آ چکا ہے۔ اب پھر آرہاہے کہ وہ تمہارے لڑکوں کو' یُقیّلُوُنَ' ٹکڑے گرو فعہ اس بات کا ذِکر پہلے بھی آ چکا ہے۔ اب بھر آرہاہے کہ وہ تمہارے لڑکوں کو ان قوم ککڑے کر دیتے تھے۔' بَلاَءٌ ' سے مراد آزمائش ہوتے ہیں۔ کے لئے آزمائش ہوتے ہیں۔

ہم اللہ سے دعاکرتے ہیں کہ ہمارے تمام گناہ معاف کر دے۔ جن کی وجہ سے ہم پر بُرے حکمر ان مسلّط ہوں۔ آمین

فرعون ختم ہو گیا۔سب بادشاہت ختم۔غلام آزاد ہو گئے۔ باقی صرف آخرت رہ گئے۔

قر آن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایسے لوگ ہر روز آگ پر پیش کئیے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قبر سے عذاب شر وع ہو جاتا ہے۔ جن سے انہیں قیامت والے دِن کے بعد والاحشر معلوم ہو جاتا ہے۔

یہ زندگی عارضی ہے۔ ہمارے کچھ دن گزر گئے ہیں اور کچھ رہ گئے ہیں۔ جو دکھ آتا ہے سہہ لیں۔ جو مشکل آتی ہے اُسے اپنے رہ کی طرف سے آزمائش سمجھ کربر داشت کرلیں۔ اللہ کے شکر گزار بندے بن جائیں۔ صرف عارضی زندگی ختم ہو جائے گی پھر ہمیشہ کی خوشیاں۔ ہمیشہ کی جنت مل جائے گی ۔ انشاء اللہ۔

الله جمیں ظاہر پرست لوگوں کی بات بتارہے ہیں۔ بنی اسر ائیل جسمانی طور پر فرعون کی غلامی سے آزاد ہو گئے لیکن ابھی تک ذہنی غلام ہیں۔

ہم 1947 میں ظاہری طور پر آزاد ہو گئے تھے لیکن کیاذ ہنی طور پر آزاد ہو گئے ہیں؟ یا ابھی تک دوسرے کلچرسے متاثر ہیں۔

جسمانی طور پروہ لوگ آگے بڑھتے ہیں جو دنیاوی ترقی کرتے ہیں۔مثلاً قابل ڈاکٹر،سائنسدان، ٹیکنالوجی میں آگے۔معیشت میں آگے۔ پھر دنیامیں نام توبن جاتا ہے۔ لیکن ذہنی طور پر وہی قوم ترقی کرتی ہے جو دین میں آگے ہوگی۔جواللہ کے احکام مانے گی۔جواپنی آخرت کی فکر کرے گی۔جو فطرت پر ہوگی۔جواللہ کی شریعت پر عمل کرے گی۔ ایسے معازرے پر سکون ہوئے۔لوگ اعلیٰ اخلاق والے ہوئے۔

> ہم اللہ سے دعاکرتے ہیں کہ یااللہ ہم سے دین کی خدمت کے کام لے لے۔ آمین یہاں سے موسیٰ کی زندگی کا نیادَ ورشر وع ہور ہاہے۔

آپ کی زندگی میں بھی ایک نیادَ ورشر وع ہؤاتھاجب آپ کا تعلق قر آن سے جُڑاتھا۔انسان کی زندگی میں دودِن اہم ہوتے ہیں۔ایک وہ دن جس دن آپ پیداہوئے تھے۔ دوسر اوہ دن وہ اہم ہوتا ہے۔
جس دن بیر پتا چل جائے کہ میں دنیامیں کیوں آیا ہوں؟ پھر انسان ہدایت کے راستے پر چل پڑتا ہے۔
اور دنیاو آخرے کی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

موسی ایک ٹار گٹ حاصل کر چکے ہیں۔ آپ بنی اسر ائیل کی ذہنی حالت کا انداذہ لگالیں کہ کسی کو بچھڑے کی پوجا کرتے دیکھا تو کہنے لگے کہ ہمیں بھی ایسائیت بنادیں۔ ان کو تو حید اور شرک کا کوئی فرق بتانہیں تھا۔

اللہ کے نبی گی زندگی میں کئی ٹار گٹ تھے۔ وہ مکہ سے نکلے۔ مدینہ تشریف لے گئے۔ پھر بدر کی جنگ ہوئی۔ اللہ کے نبی گی زندگی کا بھی پہلا دَور ایساہی تھا۔ مسلمان بے چارے ظلم بر داشت کر رہے تھے۔ ابھی تک نماز اور روزے کی فرضیت نہیں ہوئی تھی۔ ابھی توحید کا پیغام ہی سیکھا تھا۔ اُسی پرستائے جاتے تھے۔

آپ غریب اور محنت کش طبقے کو دین سکھانے کی کوشش کریں تووہ کہتے ہیں روٹی کب ملے گی۔ سَریر ریکس خوریب انسان ذہنی طور پر ریکس نہیں ہو تا تو اُسے ضروریاتِ زندگی کی ہی

فکریں لگی رہتی ہیں۔ بڑے لوگ یعنی سر دار لوگ جب دین کی طرف آتے ہیں تووہ دوسروں کے لئے مثال بن جاتے ہیں۔

غریب انسان کواللہ کی بات سمجھ تو آجاتی ہے لیکن کچھ کر نہیں سکتے۔ ایسے ہی بنی اسرائیل کو بات تو سمجھ آگئی لیکن ابھی غریبی سے اُٹھ کر آئے ہیں۔ آج بنی اسرائیل کیسے ہیں؟ قابل، ذہین، معیشت میں آگے۔مالدار قوم۔اس قوم نے محنت کی اور ترقی کی۔

موسی کویہ ٹار گٹ ملا کہ اس قوم کی تربیت کرو۔ سیاست کامیدان جیت لیا۔ اب تربیت کی ذمیہ داری ملی ہے۔

اللہ کے نبی ؓ نے سب سے پہلے مدینہ میں مسجد بنائی۔ لوگوں کو اللہ سے جوڑنا ہے۔ پھر ہی اُن کی صحیح تربیت ہوتی ہے۔ وہاں تعلیم دی گئی۔ بدر میں جو جنگی قیدی آئے۔ اُن کو یہی تھم دیا گیا کہ تمھارا فدیہ یہی ہوگا کہ تم ہمارے بچوں کو تعلیم دو۔

جب تک ہم اپنی روحانی کتاب سے نہیں جڑیں گے۔جب تک قر آن سے ہدایت حاصل نہیں کرینگے۔ ترقی نہیں کر سکتے۔

آج زیادہ تر مسلمانوں کی بھی حالت وہی نظر آتی ہے جواُس دَور میں بنی اسر ائیل کی تھی (کچھ بہت قابل اور ذبین مسلمان بھی ہیں۔ لیکن عام طور پر یہی حالت نظر آتی ہے)۔ غلامی سے آزاد ہوگئے۔ لیکن ابھی تک معاشی اور ذہنی طور پر ترقی یافتہ نہیں ہیں۔ غلامی سے جسمانی طور پر آزاد لیکن ذہنی طور پر غلام، دوسر وں سے متاثر ہونے والے، دوسر وں کی نقل کرنے والے۔ کم علم اور ترقی کی دوڑ میں پیچھے۔ اگر بنی اسر ائیل اتنی ترقی کرسکتے ہیں تو ہم بھی کرسکتے ہیں۔

ہم مسلمان بھی بہت ترقی کر سکتے ہیں۔ بہت آگے جاسکتے ہیں۔ انشاءاللہ